جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

يد الله على الجماعة (ترمذی)

لا جماعة إلا بامارة (دارمی)

ہفت روزہ
تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 58 | شمارہ 7 | جمعۃ المبارک | 21 تا 27 فروری 2014ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

آداب دوستی

اسلام دوستی، اخوت و بھائی چارے کا درس دینے اور محبت و یگانگت، اُلفت و زینت کو فروغ دینے والا دین ہے۔ دین اسلام نے دوستی کے کچھ آداب بتلائے ہیں اگر ہم ان آداب پر غور و فکر کریں تو ہماری زندگیاں مزید سراپا اُلفت و محبت اور سفر حیات کا سہارا بن سکتی ہیں۔ پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ دوستی کا مقصد اللہ ذوالجلال کی رضا و خوشنودی ہونا چاہیے نہ کہ دنیاوی غرض و غایت۔ ہمیشہ نیک و صالح دوست کا انتخاب کیا جائے کیونکہ دوستوں کی صحبت تربیت پر اثر انداز ہوتی ہے اور دوست، دوست کا تعارف بن جاتے ہیں، اس لیے اچھے لوگوں کے انتخاب کے بعد اس دوستی کو عمر بھر نبھانے کی پوری کوشش کریں، دوستوں کے درمیان ہشاش بشاش اور پُر اعتماد لہجہ میں رہیں، افسردہ کرنے سے پرہیز، بے تکلف اور خوش مزاج ساتھی ہونے کا یقین دلائیں۔ دوستوں کے ساتھ وفاداری اور خیر خواہی کا سلوک کیجیے، اُن کی دنیا بنانے اور آخرت سنوارنے کی ہر ممکن کوشش کریں، یہ بھی خیر خواہی ہے اور دین تو نام ہی خیر خواہی کا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور برے دوست کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اچھے اور برے دوست کی مثال کستوری بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے۔ کستوری بیچنے والے کی صحبت سے تم کو کچھ فائدہ ضرور ملے گا یا تو کستوری خریدو گے یا کستوری کی خوشبو پاؤ گے لیکن لوہار کی بھٹی تمھارا کپڑا جلائے گی یا تم اس کی بدبو پاؤ گے۔'' [بخاری و مسلم]

دوستی میں کسی بات پر اختلاف ہو جانا فطری بات ہے لیکن صلح اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں دیر نہ کریں۔ دوستوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا، ان کے رازوں کی حفاظت کرنا، بیمار دوست کی عیادت کرنا، حوصلہ افزائی کرنا اور ممکن ہو تو خدمات بھی بجالانا آداب دوستی میں شامل ہے۔ اپنے دوستوں کی اصلاح و تربیت سے غفلت نہیں برتنی چاہیے، آپ کا مخلص دوست اگر دین کی تعلیمات سے دور ہے تو بتدریج اس کی اصلاح کے لیے کوشاں رہیں اور ایسی دوستی سے اجتناب کریں جو آپ کو بے راہ روی کا شکار کرے، اخلاقیات کا ستیاناس کرے اور آپ کا بُرا تعارف بن جائے۔ الغرض اپنی زندگی کو ایسے سانچے میں ڈھال لیجیے کہ ہر طبیعت کا انسان اور ہر ذوق کا شخص آپ کی مجلس میں سکون و اطمینان محسوس کرے۔ الٰہی ہمارے دلوں کو محبت و اُلفت سے بھر دے، کینہ، حسد و بغض کو دور فرما اور ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور ہماری زندگیوں کو خوشگوار بنا دے۔ آمین

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس WWW.jaamia.com

مولانا عبداللطیف حلیم

درسِ حدیث

نیکیوں میں جلدی کرنا اور آگے بڑھنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَاَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن، ایک آدمی نے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، یہ بتلایئے! اگر میں کافروں کے ہاتھوں قتل (شہید) ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں'' پس اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں پھر (نہایت بہادری سے) لڑا حتی کہ شہید ہو گیا۔ [صحیح بخاری حدیث:4046]

اس حدیث مبارکہ سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نیکی میں آگے بڑھنا، بلکہ جنت کو حاصل کرنے کے شوق میں ہاتھ سے کھجوریں بھی پھینک کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان کی بازی بھی لگا دینے سے خوب واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ شوق اور جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی لیے تو انہوں نے ہر نیکی کا عمل اختیار کیا اور اس میں ایک دوسرے سے سبقت کر گئے۔ ہر نیکی، چاہے وہ عام ہو یا معرکہ کارزار اُسے اختیار کرنا بلکہ اُس میں جلدی کرنا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنا صحابہ کرام کا ہی طرۂ امتیاز تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان والوں کو یہی حکم دیا ہے ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ ''پس نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرو۔'' [البقرۃ:148]

اعمال صالحہ میں تاخیر پسندیدہ عمل نہیں بلکہ اس میں بہت جلدی کا حکم ہے۔ جیسا کہ فرمان رسولِ گرامی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اجر کے اعتبار سے کونسا صدقہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا اس وقت صدقہ کرنا جبکہ تو تندرست و توانا ہو، مال کی حرص دل میں ہو، تجھے فقر کا ڈر ہو (کہ خرچ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا) غنا کی امید ہو اور تو صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر، یہاں تک کہ جب روح گلے تک پہنچ جائے تو، تو کہے کہ فلاں کے لیے اتنا، فلاں کے لیے اتنا، جبکہ فلاں کا تو وہ ہو چکا۔'' [صحیح بخاری رقم الحدیث:1419]

ان دلائل سے واضح ہوا کہ مسلمان کو ہر حال میں نیکیوں میں جلدی کرنی چاہیے تاکہ اللہ کی رحمت کے بعد نیکیاں اللہ کے دربار میں کامیاب و کامران بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
0300-9476230
0333-9476230

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الانعام 5
عالم اسلام کے مسائل...... 8
ٹی وی اور گانے...... 12

زر تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

طالبان سے مذاکرات وقت کی اہم ضرورت

وطن عزیز خودکش حملوں، دھماکوں، فرقہ وارانہ قتل وغارت علاقائی، لسانی تعصبات کے عفریتوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔ ان میں سے کچھ بروقت کاروائی کر کے برائی کو سر اٹھاتے ہی نہ کچل کر ان کو طاقتور بنا دیا گیا ہے، کچھ کسی نہ کسی عمل کے ردعمل کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ مشرف کا نو سالہ دور حکومت پاکستان کے لیے سیاہ ترین دور تھا۔ اس نے ایک امریکی فون پر پورے ملک کو اس کی باجگزار ریاست کے طور پر اس کے سامنے پیش کر دیا۔ ادھر پہلے سے جاری دو متحارب مذہبی قوتوں میں سے ایک طاقت کو یہ تاثر دیا کہ اس کے ساتھ سرکاری سطح پر زیادتی ہو رہی ہے۔ ریاض بسرا جیسے افراد کو افغانستان سے ایجنسیوں کے ذریعے پکڑ وا کر ملیسی کے قریب گولیوں سے بھون کر جعلی پولیس مقابلہ بنا ڈالا۔ سوات اور فاٹا کے علاقوں میں فوجی آپریشن کے نام پر لوگوں میں خوف وہراس پھیلایا۔ یہ عجیب آپریشن تھا کہ کسی بھی آبادی میں جا کر اعلان کر دیا جاتا کہ یہاں کے رہنے والے دو گھنٹے کے اندر اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جائیں، دو گھنٹے کے بعد جو آبادی میں نظر آیا اسے گولی ماردیں گے کیونکہ دو گھنٹے کے بعد فوجی اس آبادی میں دہشت گردوں کے خلاف کاروائی کریں گے۔

گھر کا سربراہ گھر سے باہر گیا ہوا ہے، جوان بچیاں نزدیکی شہر میں سکول یا کالج گئی ہوئی ہیں، جوان بیٹے کام کاج کے لیے یا حصول تعلیم کے لیے باہر گئے ہوئے ہیں، خاتون خانہ اپنے گودی کے بچوں کو لے کر گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دی گئی، کوئی منزل نہیں کہاں جائے۔ سوات میں آپریشن کے دوران ایک ایسی ہی خاتون کو بے پردہ ٹی وی پر دیکھا، وہ بتا رہی تھی کہ سوات کی خواتین کا پردہ پورے ملک میں مشہور ہے۔ مجھے اس حالت میں گھر چھوڑنا پڑا ہے کہ مجھے خاوند کا علم نہیں کہاں ہے، جوان بیٹیاں سکول سے کیسے نکلیں کہاں گئیں۔ اب وہ کس حال میں کن لوگوں کے پاس ہیں میں کچھ نہیں جانتی۔ ہم سب خاندان کے لوگ کب ملیں گے کس حال میں ملیں گے اس دوران میری جوان بیٹیاں کس کس قیامت سے گزر چکی ہوں گی۔ بتاؤ اب میں پردہ کیسے کروں، اب مجھے پردہ کرنا زیب نہیں دیتا۔ بتاؤ! وہ باپ اب خودکش بمبار نہیں بنے گا تو خودکشی کرے گا اور عجیب بات یہ ہے کہ جن دہشت گردوں کی تلاش میں آپریشن کرنا مقصود ہے سب شریف لوگ آبادی سے نکل جائیں گے اور دہشت گرد وہیں بیٹھے رہیں گے کہ فوج نے ہمارے خلاف آپریشن کرنا ہے لہٰذا ہمارا یہاں موجود رہنا ضروری ہے یہ طالبان دینی مدارس کے سیدھے سادے طلباء تھے جو قرآن، حدیث، فقہ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، افغانستان پر روس کی چڑھائی کے بعد جب جہاد کا آغاز ہوا اور پھر امریکہ نے ان مجاہدین کی ہتھیاروں اور ڈالروں سے

مدد کی۔

اُسامہ بن لادن کو مجاہد اعظم بنایا اور اس جہاد میں جنت کی بہاروں کے علاوہ امریکی ڈالروں اور ویزوں کا انعام بھی شامل ہوگیا تو بہت سے طلباء نے کتابیں چھوڑ کر جہاد کا راستہ اختیار کیا۔ افغانستان سے روس کے انخلاء کے بعد جب خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہوگئی تو ان ہی طالب علموں نے ملک باگ ڈور سنبھالی اور ملا عمر کی قیادت میں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اب یہی طالبان حکمران تھے لیکن ان کا طرز حکومت قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ پاکستان میں طالبان حکومت کا سفیر ملا ضعیف تھا، افغانی وزیر خارجہ پاکستان تشریف لائے اور سفارتخانے میں دوپہر کا لنچ لینے کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرنا تھا۔ افغانی وزیر خارجہ نے صحافیوں کو بتایا کہ محترم سفیر صاحب نے اور میں نے جو دوپہر کا کھانا کھایا ہے۔ وہ ایک ایک خشک روٹی اور سادہ پانی کے ایک ایک گلاس پر مشتمل تھا۔

انگریز صحافی ریڈلی نے مجاہدین کی قید میں چند دن گزارے اور نوجوانوں کے تقویٰ و پرہیز گاری اور پاکبازی کو دیکھ کر مسلمان ہوگئی۔ جب روس کے ٹوٹنے کے بعد امریکہ واحد سپر پاور رہ گیا اور اس نے مسلم اُمہ کو اپنا دشمن قرار دے کر کے بعد دیگرے مسلم ممالک کو تباہ و برباد کر کے ان کے وسائل پر قبضے کا منصوبہ بنایا تو امریکہ کے یہی ہیرو دہشت گرد قرار دیئے گئے۔ اُسامہ بن لادن سب سے بڑا امریکہ کو مطلوب دہشت گرد قرار پایا، اس کے سر کی قیمت کروڑوں ڈالر رکھی گئی اور پھر بالترتیب طالبان دہشت گردی کی فہرست میں اپنا نمبر پاتے گئے۔

افغانستان پر کارپٹ بمباری کی گئی، ڈیزی کٹر جیسے تباہ کن بموں کی بارش کر دی گئی۔ آباد شہروں کو ریت کے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا۔ کٹھ پتلی حامد کرزئی کو حکومت سونپ دی گئی تو پھر بھی طالبان بندوق اُٹھا کر نیٹو افواج کے مقابلے پر آگئے۔ امریکہ نے تمام مغربی بڑے ممالک سے فوج بھی لی اور دولت بھی اکٹھی کی۔ تمام مغربی دنیا کو اسلام کا ہوّا دکھایا اور نیٹو کے پرچم تلے اسلام کا نہ صرف راستہ روکنے بلکہ پوری اُمت مسلمہ اور ان کے رشد و ہدایت کے مراکز مکہ اور مدینہ کو نعوذ باللہ نیست و نابود کرنے کا منصوبہ بنایا۔ پاکستان کو دنیائے اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہونے کی سزا دینے کا پروگرام امریکہ کے دو جڑواں میناروں پر 9/11 کو خود حملہ کر کے اُمت مسلمہ کو مورد الزام ٹھہرایا۔ یوں طاقت کے نشے میں اس بدمست ہاتھی نے پوری دنیائے اسلام کو تاخت و تاراج کرنے کا منصوبہ بنایا۔

الحمدللہ طالبان نے افغانستان میں نہتے ہونے کے باوجود نیٹو افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ یوں ذلت و رسوائی کے ساتھ امریکہ نے اپنے اتحادیوں سمیت افغانستان سے واپسی کا منصوبہ بنایا۔ پاکستان میں چونکہ آپریشنل علاقے وہ تھے جہاں ان طالبان کی اکثریت رہائش رکھتی تھی۔

یوں مشرف کی غلط پالیسیوں سے طالبان اور ایجنسیوں کے درمیان یہ چشمک شروع ہوئی حالانکہ قائداعظم محمد علی جناح فاٹا کے ان علاقوں کو اور ان باشندوں کو اپنی دفاعی قوت قرار دے چکے تھے۔ مزید یہ کہ ان علاقوں میں رہنے والوں کی غالب اکثریت ایک مخصوص عقیدے سے تعلق رکھتی تھی جس سے مشرف کو عناد تھا۔ اس حقیقت نے بھی جلتی پر تیل کا کام دیا۔ مشرف پر حملے بھی ہوئے لیکن وہ تو آرمی ہاؤس میں محفوظ پناہ گاہ میں تھا۔ غضب اور انتقام میں بھرے ہوئے طالبان فوجی چوکیوں، ایجنسیوں کے دفاتر اور عوامی جگہوں پر دھماکے کر کے اپنا غصہ اُتارنے لگے یوں وطن عزیز کے بازار، تھانے، ٹرانسپورٹ، دفاتر سب ہی غیر محفوظ ہوگئے۔ ان حالات میں نادیدہ ہاتھ بھی کام دکھانے لگا، ملک دشمن عناصر نے اندرونی اور بیرونی طور پر گٹھ جوڑ کر لیا۔ یوں ہندوستان اور کئی دیگر ممالک نے اپنے تربیت یافتہ دہشت گرد وطن عزیز میں داخل کر دیئے۔

ڈالروں کے تھیلوں نے اندرون ملک بے ضمیر آستین کے سانپ ان کی پناہ گاہیں ثابت ہوئیں۔ مشرف کی رخصتی کے بعد پیپلز پارٹی کی حکومت نے بھی طالبان کو اپنا دشمن سمجھے رکھا حتیٰ کہ بے نظیر کے قتل کے ڈانڈے بھی ان سے ملائے۔ نتیجتاً یہ پانچ سالہ دور بھی وطن عزیز میں اپنوں کا خون بہتا رہا۔ میاں نواز شریف وزیراعظم نے حب الوطنی اور قومی درد کا ثبوت دیتے ہوئے طالبان سے مذاکرات کا راستہ اپنایا۔ پوری قوم اور پاکستانی افواج وزیراعظم کی پشت پر ہے، نفرتوں کے الاؤ کو دہکتے ہوئے باہم ایک دوسرے کے جسموں کے پرزے اُڑاتے ہوئے تیرہ سال سے زائد عرصہ گزرا ہے۔ امن کی اس منزل کے راہ میں بڑے کٹھن مقام آئیں گے، شکوک و شبہات اور وسوسوں کی یہ دیوار ٹوٹنے میں کچھ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ طالبان نے کوئی ایسی ناممکن یا مشکل شرط نہیں رکھی۔ یہی ان کے اخلاص کی دلیل ہے۔

(بقیہ ص: 14)

الاستفتاء

اوراقِ مقدسہ کاری سائیکلنگ کے ذریعے دوبارہ استعمال؟

حافظ عبدالوہاب روپڑی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع اس مسئلے کے بارہ میں کہ دور حاضر میں جتنے اخبارات ورسائل کی اشاعت ہورہی ہے ان کے سرورق قرآنی آیات کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے اور اندرونی صفحات پر احادیث مبارکہ اور اسلامی، سیاسی اشتہارات بھی ہوتے ہیں جن میں قرآنی آیات وحدیث، اللہ تعالیٰ کا نام اور حروف معظمہ لکھے ہوتے ہیں۔ ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں لاکر پھر ادان نظر کردیا جاتا ہے ان اخبارات ورسائل کے صفحات گلی محلوں میں نالیوں، پھرادانوں کے ڈھیروں میں عام دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ان اخبارات ورسائل کو استعمال میں لاکر پھر وان کی نظر کردینا درست ہے؟ یا ان کا ہر طرح کا استعمال جائز ہے؟ مثلاً گھروں، گاڑیوں وغیرہ کو رنگ کرنے کے لیے ان کو استعمال کیا جاتا ہے، گھروں، دفتروں تقریباً ہر وہ جگہ جہاں شیشہ جات ہیں ان کو صاف کرنے کے لیے اخبارات وجرائد کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ہوٹلوں پر کھانوں، منڈیوں، باغات تقریباً ہر جگہ ان کو استعمال کیا جاتا ہے، اگر کسی سے کہا جائے کہ ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں نہ لایا جائے تو عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اخبارات ورسائل کے اشاعت کرنے والوں کی غلطی ہے جو ان میں آیات، احادیث، اللہ تعالیٰ کا نام اور حروف معظمہ لکھتے ہیں۔ کیا ان کا یہ کہنا درست ہے یا جو یہ بے حرمتی کرتے ہیں ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں لانا غلط ہے؟ مزید یہ کہ بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان سے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کاٹ لیتے ہیں اور ان کو عام استعمال میں لاتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان اخبارات ورسائل میں قرآن آیات اور احادیث مبارکہ کے علاوہ جگہ جگہ حروف معظمہ لکھے ہیں لیکن وہ اس پر دھیان نہیں دیتے یعنی ان حروف معظمہ کو مکمل طور پر ان اخبارات ورسائل سے کاٹ لیا جائے تو یہ عام استعمال کے قابل ہی نہیں رہتے کیونکہ یہ بہت زیادہ مقامات پر لکھے ہوتے ہیں کیا ان حضرات کی یہ ذہنی اختراع درست ہے؟ مختصر یہ کہ ہر قسم کے انگریزی، اردو اخبارات ورسائل، نصابی کتب، کاپیاں جن میں قرآنی آیات واحادیث مبارکہ، حروف معظمہ لکھتے ہوتے ہیں ان کا عام استعمال جائز ہے یا نہیں؟

سائل: چوہدری عمیر علی فاضل، سلامت پورہ لاہور

الجواب بعون الوہاب: قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور اسمائے مقدسہ کا احترام کرنا ہر کلمہ گو کے لیے ضروری ہے، لیکن جب ان کے اوراق بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں مختلف طریقوں سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ان کو کسی محفوظ مقام پر دفن کردیا جائے جہاں ان کی بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو۔ اسی طرح ان کو احتراماً جلا کر ان کی راکھ دفن یا کسی دریا میں بہا دیا جائے۔

جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو اختلاف سے بچانے کے لیے قرآن مجید کو قریش کی زبان پر جمع کروا کر تمام علاقوں میں نسخے بھیجے اور زبان قریش کے علاوہ باقی قرآنی نسخوں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔

[بخاری بشرح الکرمانی کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن ج19 ص8 رقم الحدیث 4947]

اسی طرح اوراق مقدسہ کو عصر حاضر سے ری سائیکلنگ (ان اوراق کو جدید طریقے سے صاف کرکے دوبارہ ان کا کاغذ بنایا جاتا ہے) کے ذریعہ محفوظ کرتے ہیں یہ طریقہ اچھا ہے لیکن اس میں دو باتیں بڑی اہم ہیں (۱) جس پانی سے قرآنی حروف، حدیث رسول ﷺ یا اسمائے مقدسہ صاف کیے گئے ہیں اُسے گندی اور ناپاک مقامات سے محفوظ رکھا جائے (۲) ان اوراق سے دوبارہ تیار ہونے والے کاغذ کا استعمال پھر اسی مقصد کیلئے ہونا چاہیے۔

صورت مسئولہ میں مذکورہ دونوں شرائط کا اہتمام کرتے ہوئے اوراق مقدسہ صاف کرکے ان سے دوبارہ کاغذ تیار کرکے قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کی طباعت کا کام کیا جاسکتا ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ عصر حاضر میں یہی طریقہ سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ فقط

☆......☆......☆

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 31)

﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ٥ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ٥ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ٥﴾

’’اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمھارے پاس تمھی میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ وہ تم سے میری آیات بیان کرتے تھے اور تمھیں تمھاری اس آج کی ملاقات سے ڈراتے تھے (تب) وہ کہیں گے: ہم اپنے آپ پر گواہی دیتے ہیں کہ انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالے رکھا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقیناً وہ کفر کرنے والے تھے (۱۳۰) یہ (رسولؐ) اس لیے (بھیجے گئے) کہ آپ کا رب بستیوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے ہلاک کرنے والا نہیں جبکہ ان کے باشندے غافل ہوں (۱۳۱) اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کی وجہ سے درجے ہیں جو انھوں نے کیے اور آپ کا رب اس سے غافل نہیں جو وہ کرتے ہیں۔‘‘ (۱۳۲)

مشکل الفاظ کے معانی

غَرَّتْهُمْ: دھوکہ میں رکھا اس دنیا نے انھیں

مُهْلِكَ: ہلاک کرنے والا

الْقُرٰى: جمع ہے قَرْيَةٌ کی جس کا معنی ہے بستی

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ظلم کی مذمت بیان کرتے ہوئے جنوں اور انسانوں میں سے کفر کا ارتکاب کرنے والوں کی شدید سرزنش بیان فرمائی ہے اور ان آیات میں جن وانس میں سے کفر کے مرتکب افراد کے اُخروی حالات اور ان سے کی جانے والی طلبی مذکور ہے۔

التوضیح

﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ﴾

اسلامی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ قیامت کے دن پر ایمان لانا ہے اور روز قیامت مخلوق خالق کے روبرو حاضر ہو کر زندگی میں کیے ہوئے اعمال کا حساب دے گی۔ روز قیامت اہل ایمان کے لیے انتہائی خوشی و مسرت کا دن ہوگا جبکہ کفار اور مشرکین اپنے انجام اور حساب و کتاب کو دیکھ کر سوائے افسوس کے اور کچھ نہ کر سکیں گے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان تمام جنوں وانسانوں کے لیے سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: جنوں اور انسانوں میں سے جنھوں نے حق سے اعراض کیا اور خالق کائنات کی حکم عدولی پر مصر رہے ان پر ان کی بغاوت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ روز محشر ان سے استفسار کریں گے کہ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمھارے پاس تمھی میں سے رسول نہیں پہنچے تھے جو تمھیں میرے احکام و میری آیات سناتے؟

نوٹ

اللہ تعالیٰ تو انکے تمام احوال سے باخبر ہے تو سوال کرنے کا کیا معنی؟ یہاں استفہام تقریری ہے اور زجر و توبیخ کی غرض سے ہوگا نہ عدم علمی کی وجہ سے۔

اشکال

اس آیت مبارکہ میں لفظ مِنْكُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صرف

انسانوں میں سے ہی نہیں بلکہ جنوں میں سے بھی مبعوث ہوئے ہیں۔

جواب

لفظ مِنکُم بول کر اللہ تعالیٰ نے مجموعی معنی مراد لیا ہے ورنہ تمام کے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام نسل انسانی ہی سے منتخب کیے گئے ہیں جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) سیدنا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ﴾ ”اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب (مقرر) کردی“ [العنکبوت: 27]

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی﴾ ”اور ہم نے آپ سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے تھے اور ان کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔“ [یوسف: 109]

بعض مفسرین کے نزدیک یہاں جنات میں سے رسول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے ان رسولوں سے مراد وہ جنات ہوں جو اپنی اپنی قوم کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے یا وہ جنات مراد ہوں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا پھر اپنی قوم میں بشیر ونذیر بنے اور اس حیثیت سے وہ پیغام رساں ہونے کی بنیاد پر رسول کہلائے۔ وگرنہ سورۃ احقاف کی درج ذیل آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم کیا اور وہ اس سے پہلے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ○ قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ○ یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ○ وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ○﴾

”اور (یاد کیجئے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا جبکہ وہ قرآن سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ۔ چنانچہ جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی برادری کے لوگوں کی طرف ڈرانے والے بن کر لوٹے اور کہنے لگے کہ ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل) ہوئی ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے اور سچا (دین) اور سیدھا راستہ بتاتی ہے۔ اے قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں دکھ دینے والے عذاب سے پناہ میں رکھے گا اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ) کو عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اس کے سوا اس کے حمایتی ہوں گے، یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔“ [الاحقاف: 29 تا 32]

﴿یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے، اگر انسان اپنے مالک کی نافرمانی کر کے ناشکری کا ارتکاب کرے گا تو قیامت کے روز ان کی سرزنش کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں کو بطور استفہام سوال کریں گے کہ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تمھی سے میرے پیغمبر نہیں آئے جو تمھیں میری آیتیں پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے ڈراتے؟ تو اس وقت لوگ کہیں گے ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرے رسولوں نے ہم تک پیغام پہنچاتے ہوئے قیامت کے دن سے ڈرایا تھا۔

﴿قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا﴾

ان لوگوں نے اپنی دنیاوی زندگی کوتاہیوں اور بداعمالیوں میں گزاری، یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو جھٹلاتے اور معجزات کی مخالفت کرتے رہے۔ دنیا کی چمک اور ان کی خواہشات نے انھیں دھوکے میں مبتلا رکھا اور

ساری زندگی وہ اپنے خالق حقیقی کی حکم عدولی کرتے رہے۔ پھر قیامت کے دن دربار الٰہی میں پیشی کے وقت وہ خود اقرار کریں گے ﴿وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝﴾ اور اپنے خلاف خود گواہی دیں گے کہ دنیا میں انبیائے کرام ان کے پاس جس دین اور شریعت کو لے کر آئے تھے انہوں نے اُسے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ہنسے اور ہم سے پوچھا کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) بندے کی اپنے رب سے ہونے والی گفتگو پر مجھے ہنسی آئی ہے۔ انسان کہے گا اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں۔ انسان کہے گا میں اپنے خلاف کسی دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتا سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تیری ذات کی گواہی ہی تیرے لیے کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی (اس پر زائد ہوگی) چنانچہ انسان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو بولنے کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ انسان کے اعمال کی (بول کر) گواہی دیں گے۔ پھر وہ اپنے اعضاء سے مخاطب ہو کر کہے گا دوری اور ہلاکت ہو تمہارے لیے میں تمہاری خاطر ہی جھگڑا کر رہا تھا۔ [مسلم كتاب الزهد والرقائق باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر ج9 جزء18 ص83 رقم الحديث 2969]

﴿ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ۝﴾

اللہ تعالیٰ نے تمام بستیوں (اُن میں جن آباد ہوں یا انسان) کی طرف رسولوں کو مبعوث کیا اور ان پر کتابوں کو نازل فرما کر ان پر حجت قائم کر دی تاکہ ایسے شخص سے باز پرس نہ ہو جس تک دعوت نہیں پہنچی۔ اس سے تمام اُمتوں کا عذر ختم ہو گیا یعنی اُمت پر بھی اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کیا رسولوں کے آنے کے بعد وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾ کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

[الفاطر:24]

دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج دیں عذاب نہیں دیا کرتے۔

[بنی اسرائیل:15]

ہر انسان کیلئے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہیں۔ اچھے کام کرنے والوں کے لیے اچھے درجات اور نافرمانی کرنے والوں کے لیے بُرے درجات ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے درجات تک پہنچا دے گا۔

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝﴾

ان کے اعمال سے اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہیں۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کا رب ان کے کسی بھی عمل سے بے خبر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال کو شمار کر کے اپنے پاس محفوظ کر رہا ہے جب ان کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو وہ روز قیامت انھیں ان کے اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔

[تفسیر طبری ج8 ص50]

[illegible]

(۱) اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور وہ لوگوں کو روز قیامت کی سختیوں سے ڈراتے رہے۔

(۲) روز قیامت نافرمان اپنے خلاف گواہی دینگے کہ دنیا کی زیب و زینت کی بنا پر ہم نے کفر کیا۔

(۳) تمام رسول بشر تھے، ان سے خدا تعالیٰ کے احکام سن کر جنوں کو ڈرانے والے جنات بھی نذیر کہلوائے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے بستیوں پر اپنی حجت پوری کر دی اور بعثت انبیاءؑ کے بعد ان کی نافرمانی کرنے والوں کو عذاب سے دوچار کیا۔

(۵) اچھے اور بُرے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا دی جائے گی۔

☆......☆......☆

عالم اسلام کے مسائل اور مسلمانوں کی بے حسی

عطاء محمد جنجوعہ — قسط نمبر 2 آخری

آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب میں کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ایک سو گیارہ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی اسلامی دنیا آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چوتھائی اور رقبہ کے لحاظ سے خشکی کا پانچواں حصہ ہے۔ پچاس سے زائد اسلامی ممالک آزاد ہیں جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔ ایف 16 بھی ہیں اور میزائل بھی دستیاب ہیں لیکن پھر بھی جہاد نہیں کرتے۔ جمہوری دور کے جلوسوں اور ہڑتالوں کی سیاست کو مسلمانوں نے جہادی راستہ سمجھ کر اپنا لیا ہے۔ یورپ کے عیسائی ملکوں نے صلیبی جنگ کا انتقام لینے کے لیے اسلامی دنیا کو نوآبادیاتی نظام کی شکل میں ایک صدی تک کنٹرول کیا۔ اب استعماری قوتوں نے پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک کو اقوام متحدہ کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ کتنی بے بسی کی بات ہے کہ اسلامی ممالک بوسنیا کے مسلمانوں کی فوجی امداد نہیں کر سکتے۔ بوسنیا کے مسئلہ کے حل کیلئے اسلامی ممالک کے وزراء خارجہ کا اجلاس ہوا، جس کی قرارداد پڑھ کر حیرت ہوئی۔ اگر اقوام متحدہ نے اجازت دی تو ہم اٹھارہ ہزار امن فوج بھیجنے کو تیار ہیں جس کو اسلامی لشکر تصور نہ کیا جائے۔ محصور کیمپوں میں گھرے ہوئے بچوں اور عورتوں کو خوراک پہنچانے کے لیے بھی اقوام متحدہ کے دروازہ پر دستک دینی پڑتی ہے۔ چارٹر کی رو سے اقوام متحدہ بنیادی مقاصد کا لب لباب یہ ہے: (۱) بین الاقوامی امن وسلامتی کے قیام اور فروغ کے لیے مؤثر اجتماعی تدابیر اختیار کرنا۔ (۲) نسل، رنگ، زبان یا مذہب کی بنا پر تفریق کو ختم کرنا اور ہر فرد کے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا احترام کرنا (۳) عالمی سلامتی کونسل اقوام متحدہ کا اہم ادارہ ہے۔ جو بین الاقوامی امن وسلامتی رکھنے کا ذمہ دار ہے سلامتی کونسل کے کل ممبران کی تعداد 15 ہے جن میں پانچ مستقل ممبران امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور عوامی جمہوری چین ہیں۔ ان کو ویٹو کا حق حاصل ہے، اگر ان ممالک میں سے کوئی ملک کسی قرارداد کے خلاف ووٹ دے دے تو اسے منظور نہیں کیا جا سکتا، باقی 10 غیر مستقل ارکان کا انتخاب 6 سال کے لیے ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کے بنیادی مقاصد اور سلامتی کونسل کا کردار سامراجی قوتوں کی دورخی پالیسی کا آئینہ ہے۔ پانچ مستقل ممبران میں کوئی اسلامی ملک شامل نہیں۔ ایٹمی قوت کا اعلانیہ دھماکہ موجودہ دور میں ترقی یافتہ ملک کی علامت ہے۔ ایٹمی مظاہرہ کے بل بوتے پر پانچ غاصبوں کا اقوام متحدہ پر راج ہے، جبکہ مسلمانوں کے لیے خصوصاً امن مقاصد کے حصول کے لیے بھی ایٹمی توانائی کے حصول پر پابندی عائد ہے، خلاف ورزی کی صورت میں اقتصادی وتجارتی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ دنیا بھر میں حق رائے دہی اور آزادی رائے کی آڑ میں جمہوری سیاسی نظام کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ لیکن سلامتی کونسل کا ڈھانچہ ان اصولوں کی نفی کرتا ہے، جمہوری نظام میں ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے لیکن عالمی امن وسلامتی جیسے اہم مسائل کے حل کے لیے اقوام متحدہ کے 184 ممبران میں سے سلامتی کونسل کے 15 ارکان کو منتخب کر کے باقی ارکان کو کیوں محروم کیا گیا۔ جمہوری نظام میں عالم اور جاہل کی رائے میں کوئی فرق نہیں، سب کے ووٹ کی قدروقیمت یکساں ہے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر پسماندہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے ووٹ کی قدروقیمت برابر ہونی چاہیے لیکن اقوام متحدہ میں پانچ ترقی یافتہ ممالک کو ویٹو پاور حاصل ہے جو اس اصول کا مذاق اڑاتا ہے۔ جمہوری اصول کے مطابق فیصلے کثرت رائے پر ہوتے ہیں لیکن سلامتی کونسل کے فیصلے ان پانچ غاصبوں کی صوابدید پر ہوتے ہیں۔ سلامتی کونسل کے پانچ ارکان کی حیثیت مستقل ہے جبکہ باقی 10 ارکان ان کی مرضی سے صرف 6 سال کے لیے منتخب ہوتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پانچ بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتی تھی۔ افسوس کا مقام ہے کہ اقوام متحدہ میں شامل اسلامی ممالک نے پانچ غاصبوں کے ویٹو پاور کو تسلیم کر کے اللہ ذوالجلال کے سپر پاور ہونے کا

انکار کیا۔ اسلامی سربراہان اپنے اقتدار کی بقاء کی خاطر ان کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو بھول گئے ہیں کہ اللہ ذوالجلال کی ذات اقدس ہی قادر مطلق ہے وہ جس کو حکومت دے تو ساری دنیا کی قوتیں مل کر اس سے اقتدار نہیں چھین سکتیں اور جب وہ کسی سے اقتدار چھین لے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اقتدار کی کرسی پر نہیں بٹھا سکتی۔ ویٹو پاور کا حق اسلامی ممالک کے خلاف اکثر استعمال ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک عالم اسلام کا کوئی مسئلہ اقوام متحدہ کے ذریعے حل نہیں ہوا بلکہ مسلمانوں کے سیاسی مسائل میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مجلس اقوام کے بارے میں فرمایا تھا

من ازیں بیش ندانم کہ کفن وزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

موجودہ اقوام متحدہ بھی ویسی ہی کفن چوروں کی انجمن ہے یہاں قبروں کی تقسیم کا بڑا حصہ ان پانچوں کے تصرف میں ہے جنھیں سلامتی کونسل میں حق استبداد حاصل ہے۔ عالمی حالات کا جائزہ لیں تو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق اور آزادی کے تحفظ کی پالیسی مسلمانوں کے لیے دوہرے معیار کی آئینہ دار ہے۔ برطانیہ نے جنگ عظیم میں یہودیوں کی مالی حمایت کے بدلے میں یورپ کے یہودیوں کو فلسطین میں آباد کیا۔ 1948ء میں فلسطینی علاقے پر صیہونی ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا۔ برطانیہ اور فرانس نے یہودیوں کو اسلحہ سے لیس کیا۔ جرمنی اور روس نے یہودیوں کو نکال کر فلسطین کی یہودی افرادی قوت کو مضبوط کیا۔ بعد میں جب مشرق وسطی کے ممالک سے تیل نکلنا شروع ہوا تو امریکہ کے منہ میں پانی بھر آیا تو مشرق وسطی میں اسرائیل امریکہ کی ضرورت بن گیا۔ امریکہ نے صیہونی حکومت کو جدید اسلحہ سے لیس کر دیا تو یہودیوں نے سارے فلسطین پر قبضہ کر لیا۔ اقوام متحدہ نے اس وقت اسرائیلی انخلاء کی کئی تجویزیں منظور کیں لیکن اسرائیل نے سب کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کو امریکہ مسترد کرتا رہا۔ اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی کاروائی نہ ہوئی بلکہ عرب ممالک پر دباؤ بڑھتا گیا کہ: ”تم اسرائیل کو تسلیم کر لو۔“

جب عراق نے کویت پر قبضہ کر لیا تو اقوام متحدہ نے قرارداد منظور کی۔ جب عراق کی قیادت نے کویت خالی کرنے سے انکار کیا تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق کی ابھرتی ہوئی فوجی قوت کو تباہ کر دیا۔ دوسری طرف سعودی عرب اور کویت کے مال وزر کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ لیا اور کنگال کر کے رکھ دیا۔ آج عرب ممالک اسلحہ قرض پر خرید رہے ہیں جبکہ بھارت نے کشمیر میں استصواب رائے کی قرارداد پر عمل نہ کیا تو صلیبیوں نے اس کے خلاف کسی قسم کی کاروائی نہیں کی؟ صلیبی سربوں کی جارحیت کا دفاع کرنے کے لیے بوسنوی مسلمانوں پر فوجی اسلحہ لینے پر پابندی عائد ہے۔ اسکے برعکس یونان، روس اور بلغاریہ کی طرف سے سربوں اور جرمنی، آسٹریلیا، سلوانیا اور ویٹی کن کی طرف سے کروٹوں کو اسلحہ مہیا ہو رہا ہے تا کہ یورپ کے عین وسط میں مسلمانوں کی آزاد ریاست قائم نہ ہونے پائے کیونکہ عیسائیوں کیلئے یورپ میں مسلمانوں کا وجود ناقابل برداشت ہے اور وہ بوسنیا میں مسلمانوں کا نام ونشان مٹنے تک ہر کاروائی کو موخر کرتے رہیں گے۔ بوسنی مسئلہ میں عالمی امن اور حقوق انسانی کے ٹھیکیدار نے اس لیے خاموشی اختیار کر لی ہے کہ یہ مسیحی اور اسلامی تہذیب کے درمیان تصادم ہے۔ مغربی ممالک بوسنیا کے تنازعہ کے حل کے لیے نسلی بنیادوں پر تین خطوں میں تقسیم کر دیا۔ لیکن بھارت کو سکھ ہندو اور مسلمان وغیرہ کی بنیاد پر مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی حمایت کیوں نہیں کرتے؟ بھارت میں آزادی کی تحریکوں کو فوجی طاقت کے بل بوتے پر کچلا جا رہا ہے لیکن اقوام متحدہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ جب افغانستان کے مسلمان مجاہدین روس کے خلاف سینہ سپر تھے تو امریکہ کو اس وقت پاکستان کے پرامن توانائی ایٹمی پروگرام پر اعتراض نہ تھا بلکہ اس نے پاکستان سے تعلقات بہتر کر کے افغانستان کے مجاہدین کو اقتصادی وفوجی امدادی، افریقہ، یورپ اور عرب ممالک سے مسلمان جسد واحد کی طرح افغان جہاد میں شامل ہوئے، اس وقت امریکہ وغیرہ کو اس پر کسی قسم کا اعتراض نہ تھا۔ روس کی تباہی کے بعد وہی مسلم مجاہدین امریکہ کی آنکھ میں تنکے کی طرح کھٹکنے لگ گئے۔ امریکہ کا پاکستان پر دباؤ بڑھ گیا کہ عرب مجاہدین پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کئے جائیں یا ان کو متعلقہ حکومت کے سپرد کیا جائے۔ مزید برآں پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام بیک رول کرے تا کہ مستقبل میں اسرائیل کے لیے کوئی خطرہ نہ رہے۔ طاغوتی قوتیں افغانستان میں جہادی طمانچہ کھا کر مسلم دنیا سے خوفزدہ ہو گئیں۔ یہود ونصاری اور ہنود نے مسلم مجاہدین کو ختم کرنے کے لیے

آپس میں گٹھ جوڑ قائم کرلیا، اسرائیل کا بھارت سے دفاعی معاہدہ ہو چکا ہے، اسرائیل جہاد کشمیر کو کچلنے میں پوری طرح ملوث ہے، ٹیکنالوجی اور مہارت فراہم کررہا ہے۔ اسرائیل اور بھارت پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کی ریہرسل کرچکے ہیں۔ امریکہ وسط ایشیاء پر کنٹرول کرنا چاہتا ہے پاکستان اس کی راہ میں رکاوٹ ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے بھارت سے تعلقات بہتر بنالئے ہیں۔ اسرائیلی وزیر خارجہ کے دورہ کے نتیجہ میں چین نے بھی مشرق وسطی کے مسلم ممالک کو اسلحہ نہ دینے کے معاہدہ پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے چین کا دورہ کیا جس کے بعد بھارت نے چین کی سرحد سے دو بکتر بند ڈویژن فوج کو ہٹالیا ہے۔ جس میں سے ایک ڈویژن کشمیر میں مسلم کشی کے لیے مزید بھیج رہا ہے، چین کے مسلم اکثریت کے صوبہ میں مسجد کی بے حرمتی پر احتجاج ہوا تو مسلمانوں پر تشدد کیا گیا۔ امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل میں چین کی فوجی قوت حائل ہے۔ امریکہ نے چین سے احتجاج کیا کہ وہ ایران اور پاکستان کو ممنوعہ اسلحہ فروخت کررہا ہے، جس پر امریکہ کو خفت اُٹھانی پڑی تو امریکہ نے چین سے فوجی تعاون کا معاہدہ کرلیا کہ عالمی امن کے قیام کے لیے چین اور امریکہ مشترکہ کوشش کریں گے۔

دنیا بھر میں غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو اپاہج کرنے کے لیے مشترکہ منصوبے پر کام کررہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ نے کشمیر، فلسطین، بوسنیا، فلپائن، صومالیہ، شام اور برما میں مسلمانوں پر کئے گئے مظالم کو چھپایا ہے۔ اگر ان ممالک میں مسلم آبادی نے اپنا دفاع کرنے کے لیے جہاد کو اپنایا تو امریکہ نے انہیں دہشت گرد گردانا اور ان کی جدوجہد آزادی کو کچلنے میں مدد دی۔ بعض مسلم ممالک نے اقوام متحدہ کے دروازے پر اس زیادتی کے خلاف دستک دی، زیادہ سے زیادہ ان کی اشک شوئی قراردادوں کی منظوری تک ہوئی اور عملی طور پر مسلم آبادی کی تباہی کا انتظار کیا جارہا ہے۔ برطانوی وزیراعظم کے خفیہ خط کا اقتباس پیش خدمت ہے:

’’مسلم ممالک اور اسلامی کانفرنس بوسنیا کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کرسکتی ہے اور نہ ان میں ہماری مخالفت کی ہمت ہے۔ ہم ان کی حکومتوں کو کنٹرول کرتے ہیں، افغان مجاہدین کو روسی فوج کے خلاف تیار کرنے کی غلطی دہرانا نہیں چاہتے، یہی پالیسی مستقبل میں مسیحی تہذیب پر مبنی مستحکم یورپ کے مفاد میں ہوگی‘‘ اس خط کی عبارت کو بغور دیکھیں تو صلیبی منصوبوں اور مسلمانوں کی محرومیوں کی عکاسی صاف ظاہر ہورہی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی فجر صادق کی طرح ہے: ’’وہ وقت قریب ہے کہ دنیا کی تمام امتیں، جملہ فرق ضالہ اور سب کافر تمہارے خلاف تم پر چڑھائی کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح پکاریں گے جس طرح دسترخوان پر کھانے کے لیے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں‘‘ کسی نے پوچھا کیا ہم مسلمان ان دنوں میں کم ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلمان ان دنوں میں بہت ہوگے لیکن پانی کے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ کی طرح، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا کردے گا۔ کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! یہ وہن کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((حب الدنيا كراهية الموت)) ’’دنیا کی محبت اور موت کو برا سمجھنا‘‘ [سنن ابی داؤد شریف]

امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ایسے دنیوی آرام وآسائش کو ترک کردیں گے جو ہمیں آخرت کی فکر سے غافل کردے گی۔ آج بوسنیا اور کشمیر کے بھائیوں کا جرم فقط یہ ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آزاد مسلمانوں پر جہاد فرض قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وما لكم لا تقاتلون في سبيل الله والمستضعفين من الرجال والنساء﴾ ’’تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے، جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ہم پر ظلم ڈھارہے ہیں اور اپنی خاص عنایت سے ہمارے لیے حامی اور مددگار بنا‘‘ [النساء:۷۵]

ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل جہاد ہے۔ جس سے اسلامی ریاستوں کا حکمران طبقہ کنارہ کشی کی راہ اختیار کررہا ہے، کیونکہ اقوام متحدہ کے مالیاتی ادارہ نے اسلامی ممالک کو اقتصادی لحاظ سے اس حد تک مفلوج کردیا ہے کہ وہ سیاسی سطح پر غلام ہوگئے ہیں اقوام متحدہ امریکہ کی زرخرید لونڈی ہے۔ مسلم سربراہوں کو اقوام متحدہ کے ضابطوں کی خلاف ورزی کی پاداش میں اقتدار سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ نتیجتاً بوسنیوں اور کشمیری مجاہدین پر

ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں تو کسی اسلامی ملک نے جہاد کا اعلان نہیں کیا بلکہ وہ مغربی پریس کی تقلید میں ان کو حریت پسند کہتے ہیں تاکہ دنیا کے دوسرے مسلمان اسے جغرافیائی آزادی کا مسئلہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہ دیں۔
اسی طرح مشرق وسطیٰ میں عرب مظلوم کا بت تراشا گیا، بیت المقدس کی بجائے آزادی فلسطین کا شوروغوغا بلند کر کے دیگر مسلمانوں کی توجہ سے دور کیا گیا اور پی، ایل، او کو جہادی راستہ سے ہٹا کر ٹیبل ٹاک پر آمادہ کر لیا۔ نتیجتاً معاہدہ فلسطین و اسرائیل کی خفیہ دفعات نے اسلامی غیرت کا جنازہ نکال دیا۔

☆......سب سے پہلے تنظیم آزادی فلسطین حکومت اسرائیل اور سرزمین فلسطین میں یہودی وجود کے شرعی حق کو تسلیم کرتی ہے۔ اسی طرح حکومت اسرائیل بھی تنظیم آزادی فلسطین کو انتخاب کے بعد ایک خودمختار جمہوری حکومت تسلیم کرتی ہے۔

☆......پی، ایل، او، اس بات کا عہد کرتی ہے کہ اسرائیل کو تباہ کرنے یا یہودیوں کو قتل کرنے کے لیے فلسطینیوں کی طرف سے ہونے والے سیاسی وفوجی ہر طرح کے حملوں کو ختم کرے گی (تاکہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مخالف کیا جائے)۔

☆...... فلسطینی حکومت سیاسی طور پر خودمختار نہ ہوگی بلکہ صرف انتظامی حدود کے اندر آزاد ہوگی۔ اسی طرح فلسطینی کرنسی یا فلسطینی پاسپورٹ بنانے کا حق بھی نہ ہوگا۔ [اردو ترجمہ "البلاغ" بمبئی]

اس کے برعکس بوسنیا ہرزیگووینا میں صلیبی سرب مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پیش قدمی کر رہے تھے تو چند عرب مجاہدین نے وہاں دعوت و جہاد پر عمل شروع کیا تو مقامی مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے، آج وہ صلیبی سربوں اور کروٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں، اسی طرح درگاہ حضرت بل کے اردگرد بھارتی فوج کا محاصرہ جاری ہے۔ محصور مجاہدین کسی قیمت پر ہتھیار ڈالنے کو تیار نہیں۔ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل پیرا ہیں۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: "میری اُمت کی دو جماعتوں کو اللہ نے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے، ایک وہ جو عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام کے ساتھ ہوگی اور دوسری وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گی۔" [نسائی]

☆......ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ یا اقوام متحدہ کے فریب میں آ کر بوسنیا ہرزیگووینا اور کشمیر کے بارے میں کسی قسم کی سودے بازی قبول نہ کی جائے بلکہ یہود وہنود اور نصاریٰ کے خلاف ہمہ جہت جہاد جاری رکھا جائے حتیٰ کہ جب تک وہ اسلام دشمنی سے باز نہ آ جائیں۔

اسلامی دنیا پر لازم ہے کہ وہ برسرپیکار مجاہدین کی دامے درمے سخنے امداد کریں۔ جو اسلامی ممالک ایٹمی صلاحیت سے پوری طرح آگاہ ہیں وہ دھماکہ کر کے اپنی ایٹمی قوت کا اعلان کریں تاکہ سامراجی قوتوں کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اسلحہ رکھنے کا لائسنس نوآبادیاتی دور کی لعنت ہے، جو غلامی کے زمانے کی علامت ہے۔ اس صلیبی قانون کو ختم کیا جائے، اسلحہ رکھنے، خریدنے یا تیار کرنے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہو اور ہر عاقل و بالغ مسلم شہری کے لیے فوجی ٹریننگ لازمی قرار دی جائے۔

اقوام متحدہ مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے بلکہ اس کی دوغلی پالیسی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی آڑ میں امریکہ انسانی حقوق اور عالمی امن کا داعی بن کر دنیا میں ورلڈ آرڈر قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ دنیا کے دیگر ممالک خصوصاً اسلامی ممالک درست نگر بن کر رہیں۔ مسلمانوں کے لیے فلاح کا واحد راستہ یہ ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے عملاً قطع تعلق اختیار کریں اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بنا پر متحد ہو جائیں۔ خلافت اسلامیہ کے قیام کیلئے مسلمانوں کی نظریاتی یگانگت ضروری ہے۔ اتحاد کی راہ میں حائل رکاوٹ انسان کے بنائے ہوئے نظام ہیں جو نوآبادیاتی دور میں اسلامی علاقوں میں متعارف ہوا اور ((الناس علی دین ملوکھم)) لوگ (عوام) اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ حدیث کے مصداق مسلمانوں نے اسے اپنانا شروع کر دیا۔

آج بھی مسلمان جغرافیائی آزادی کے بعد سیاسی طور پر سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ﴿واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا﴾ "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (اسلام) کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور پھوٹ نہ ڈالو" پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے جو روزمرہ زندگی سے لے کر امور حکومت تک ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

ٹی وی اور گانے بجانے کے نقصانات

عبداللہ امانت محمدی

بے حیائی تیزی سے بڑھنے کی خاص وجہ فلمیں، موسیقی اور ٹیلی وژن وغیرہ ہیں، جو کہ نہ صرف ہمارے گھروں بلکہ ہاتھوں میں اور نہ صرف دنیا کے کاموں بلکہ دین کے کام کرتے وقت ہر چھوٹے اور بڑے کے پاس ہیں، انہیں چیزوں کی وجہ سے ہم دین سے دوری، رسم و رواج اور بُرے راستوں پر گامزن ہیں۔ فحاشی پھیلانے والوں کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ دن رات معاشرے میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، سی ڈی، ڈش، انٹینا، فلموں، ڈراموں، میگزینوں اور فحش سائن بورڈوں کے ذریعے فحاشی پھیلا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنے بڑے مجرم ہیں؟ اور ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیونکر فحاشی پھیلانے کے جرم سے بری قرار پائیں گے؟ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی لا کر سجانے والے فحاشی پھیلانے کے مجرم کیوں نہ ہوں گے؟ کرکٹ، خبریں اور کارٹون کے بہانے گھر میں ٹی وی لانے والے بھول جاتے ہیں کہ سب سے زیادہ بے حیائی کا فر ہمارے گھروں میں انھی چیزوں کے ذریعے پھیلا رہے ہیں۔

پوری دنیا کے مرد اور عورتیں اکٹھے کھیلوں کے میدانوں میں ہی ہوتے ہیں۔ خبریں دینے والی عورتیں بھی بے پردگی میں حد سے بڑھ چکی ہوتی ہیں اور زیادہ تر خبریں بھی فلموں، ڈانس اور فحش قسم کی سیر و تفریح کی ہوتی ہیں۔ کارٹون جو بچے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں وہ بھی ہندوؤں کے مذہب پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن میں رام، کرن، ارجن، ہنومان، سیتا، گنگا اور جمنا وغیرہ (جنھیں ہندو خدا مانتے ہیں) کی کہانیاں ہوتی ہیں۔ ہمارے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے (۹۹) نام تو آتے نہیں لیکن اُن کے خداؤں کے نام یاد ہوتے ہیں۔ ان ساری چیزوں سے معاشرے اور ہماری آنے والی نسلوں میں بے حیائی پھیل رہی ہے۔

ٹی وی کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں طبی نقصانات میں آنکھوں، سماعت اور دل پر بُرے اثرات پڑتے ہیں معاشرتی نقصانات میں احساس کمتری، چوریاں، ڈاکے، لوٹ مار، قتل و غارت، بے حیائی، حلال و حرام کی تمیز ختم، والدین سے لڑائی جھگڑا، مراسی پن، فلمی اداکاروں اور لباس کی مشابہت، بچوں کا دہشتگرد بننا اور مسجدوں کا خالی اور سینماؤں کا بھرا ہونا یہ سب چیزیں ہمیں ٹی وی سکھاتا ہے۔

اخلاقی نقصانات میں بچوں کا کردار فلمی ہونا، بلوغت سے قبل معصومیت اور شرم و حیا ختم، رشتوں میں دوری، طلاقوں کو فروغ ملنا، نبی پاک ﷺ اور صحابہؓ کے بارے میں علم کم اور فلمی اداکاروں کے بارے میں زیادہ، تکبر و غرور، سگریٹ، چرس، شراب اور ہیروئن جیسے نشے کی دلچسپی، بدکاریاں، اغوا کرنا، لڑکیوں کا گھر سے بھاگنا اور اعلیٰ معیار کی زندگی کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

اقتصادی نقصانات میں وقت کا برباد ہونا، دین سے دوری، جائز اور ناجائز میں تمیز ختم، نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھنا، داڑھی اور نبی پاک ﷺ کی سنتوں کا مذاق، دینی فرائض چھوڑنے کا سبق، جوا، علمائے کرام کی توہین، بے پردگی، شرک و بدعت کی نشر و اشاعت اور عورتوں کو ذلت کی طرف لے جانا۔ ٹی وی پر دینی پروگرام فائدہ مند ہیں لیکن وہ بھی زیادہ تر شرک و بدعت، گانا بجانا اور قوالیوں کے ذریعے اولیا اللہ کو اللہ کے برابر کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ ٹی وی ہر طرح سے معاشرے کو خراب کر رہا ہے

کفار نے شروع سے مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کی کوشش کی ہے لیکن اب تو وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے، کافروں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ وہ جنگ کے ذریعے مسلمانوں سے نہیں جیت سکتے کیوں نہ بے حیائی پھیلائی جائے۔ بدقسمتی سے ہمارا میڈیا اُن کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے، جو بے حیائی پھیلانے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک زہرناک تحریک سے کم نہیں، جس کے سبب غیرت کا جنازہ نکلا، عزتیں نیلام ہوئیں، بچوں کے اخلاق تباہ ہوئے اور بچیاں بے

راہ روی کا شکار ہوئیں۔

میڈیا یہ تو دکھاتا ہے کہ آج فلاں فلم بنی ہے، فلاں گانا تیار ہوا ہے، فلاں ایکٹرس کے لئے گیا ہے اور فلاں ملک میں شوٹنگ ہے، لیکن کبھی یہ بھی بتایا ہے کہ مسلمانوں پر یہاں یہاں ظلم ہو رہا ہے، کسی ملک کا کتا بھی مر جائے تو دو منٹ بعد خبر آ جاتی ہے لیکن کبھی یہ بھی بتایا ہے کہ آج اتنے مسلمان شہید ہو گئے ہیں۔ میڈیا نے عوام کے سامنے قوم کے ہیرو ناچنے والوں کو بنا دیا ہے۔ دن رات گانے چلاتے ہیں، وڈیو دیکھاتے ہیں، مراسی سناتے ہیں اور بے حیائی پھیلاتے ہیں کبھی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آج فلاں قاری قرآن مجید کی تلاوت کرے گا۔ میڈیا سے جتنا دور رہو گے اُتنا ہی فائدہ پاؤ گے۔ (ان شاءاللہ)

گانا بجانا اتنا عام ہو گیا ہے کہ ہر انسان کی جیب میں دنیا بھر کے کلب کھلے ہیں۔ ہم مسلمانوں کا حال اتنا برا ہو گیا ہے کہ کام اور کھانے کے وقت، سوتے اور جاگتے، اٹھتے اور بیٹھتے، گھر اور بازار میں، گاؤں اور شہر میں دفتر اور گاڑی میں، کھیلتے اور پڑھتے، بولتے، سنتے حتیٰ کہ لٹرین میں بھی ہم نے کانوں میں ہینڈ فری اور مسجد میں بھی گندے ترین گانے لگائے ہوتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے آلاتِ موسیقی توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔“

ہم نبی پاک ﷺ سے محبت، پیار، چاہت اور جان قربان کرنے کے دعوی بہت کرتے ہیں لیکن جب اطاعت کی باری آتی ہے تو انگریزوں ہندوں، عیسائیوں، مراسیوں، مجوسیوں، سکھوں اور تمام غیر مسلم قوموں کے طریقے پر چلتے ہیں، یہ کہاں کی محبت، پیار اور چاہت ہے؟ محبت تو صحابہؓ کو تھی جن کے دلوں کا سکون قرآن پاک تھا۔ جبکہ ہمارے دلوں کو اُس وقت تک سکون نہیں ملتا جب تک میوزک نہ ہو۔ سنو گے گانے، دیکھو گے انڈین اور انگلش فلمیں، پسندیدہ ہوں تمہارے مراسی، مشابہت اختیار کرو کافروں کی، کوشش ہو ڈانس سیکھنے کی اور آرزو ہو سنگر بننے کی اور کہو گے ہم نبی پاک ﷺ کے ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی پئیں گے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین میں گندم کا بیج ڈالو اور نکلے مکئی؟ جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انھی میں سے ہو گا، جتنا وقت ہم گانے بجانے کو دیتے ہیں اتنا قرآن پڑھیں تو وہ اُس وقت کام آئے گا جب نہ ماں، باپ، بہن، بیٹی، بھائی، بیٹا، دادا، دادی، نانا، نانی، بھتیجا، بھانجا، بیوی، بچے اور دنیا کی کوئی بھی طاقت کام نہیں آئے گی، گانا بجانا شیطانی عمل ہے اس سے دور رہیں۔

آج کل نعت میں ایسے موسیقی کے آلات استعمال کیے جاتے ہیں جیسے گانے میں کیے جاتے ہیں۔ نعت پڑھنا اچھی بات ہے، لیکن اس میں میوزیکل آلات کا کیا کام ہے؟ نعت خواں کا حال یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی سنتوں کا تارک، اگر عورت ہے تو فل میک اپ اور بے پردہ ہو کے نعت پڑھ رہی ہے، کیا صحابہؓ ایسے نعتیں پڑھتے تھے۔ نعتیں بھی شرک سے بھری ہوتی ہیں، ان میں نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیتے ہیں۔ مثلاً ”بھر دو جھولی میری یا محمد ﷺ“ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے نبی ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے نفع ونقصان کے بارے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا“
[الجن:۲۱]

”سارے نبی تیرے در کے سوالی شاہ مدینہ“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے لوگو! تم سب اللہ کے در کے فقیر ہو اور اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔“ [الفاطر:۱۵]

”یہ سب تمہارا کرم ہے آقا“ جبکہ قرآن میں ہے: ”یہ سب میرے رب کا فضل ہے۔“ (النمل:۴۰) ”کچھ بھی مانگنا ہے درِ مصطفیٰ ﷺ سے مانگ“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور فرمایا تمہارے رب نے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“
[المومن:۶۰]

اکثر نعتیں پڑھنے والوں نے نعتیں پڑھنا کاروبار بنا لیا ہے۔ نعتیں پڑھنا اور سننا بہت اچھی بات ہے لیکن جو موسیقی اور شرک سے پاک ہوں، قوالی جو لوگ دین سمجھ کر پڑھتے اور سنتے ہیں، موسیقی، شرک، دین سے دوری عورتوں کے مخلوط رقص، بے حیائی اور بدعات سے بھری ہوتی ہیں۔ جس میں موسیقی کے آلات، تالیاں، سیٹیاں اور شرک کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتا، مشرکین بھی ایسے عمل کو دین سمجھتے تھے: ”بیت اللہ کے پاس ان کی نماز صرف یہ ہوتی تھی کہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔“
[الانفال:۳۵]

جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کچھ اور ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنائی دی تو نبی کریم ﷺ نے فوراً وہ راستہ

چھوڑ دیا، اور دور ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آواز منقطع ہوگئی اور ہمارا کیا حال ہے؟ قوالی میں اللہ کے بندوں کو اللہ کے برابر کہا جاتا ہے اور شرک و بدعت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ مثلاً: ''شہباز کرے پرواز تے جانے حال دلاں دے راز'' جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' اور اللہ دلوں کے حال تک جانتا ہے۔'' [آل عمران:۱۵۴]

''نورانی نور ہے ہر بلا دور ہے'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں'' (الفاطر:۱۳) ''بابا شاہ جمال پتر دے رتا لال'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' زمین اور آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے وہ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرے اور جسے چاہے دونوں (لڑکے اور لڑکیاں) عطا کرے اور جسے چاہے بے اولاد رکھتا ہے اور وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔'' [شوریٰ:۴۹تا۵۰]

''نئیں جانا مسجد، مندر نوں رب منیا اے پیر قلندر نوں'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔'' (البقرۃ:۴۳) بجائے ان سے مانگنے کے ان کے لیے دعا کرو اور نیک عمل کرو۔ قوالی کی بجائے قرآن پاک سنو اور شرک و بدعت سے دور رہو۔

ٹی وی اور موسیقی جیسی لعنت سے خود اور گھر والوں کو بچائیں، یہ نہ صرف آپ بلکہ آپ کے بچوں کو بے حیائی، ذلت اور تباہی کی طرف دھکیل دے گا۔ جتنا وقت ڈرامے، بیچ خبریں، کارٹون، فلمیں، اور گانوں کو دیتے ہو اتنا وقت قرآن وحدیث کو دو تو تم قاری بن جاؤ۔ شرک اور موسیقی سے پاک نعتیں سنو اور پڑھو، قوالیوں کی بجائے تلاوت قرآن سنو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ اداریہ

مورخہ 15 فروری کو لاہور میں بہت بڑے علماء کنونشن میں جس میں جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام (س) جمعیت علماء پاکستان کے والیس نورانی، جماعت اہلحدیث ودیگر دینی جماعتوں نے شمولیت کی۔ انھوں نے طرفین کو باہم اعتماد اخلاص سے مذاکرات کرنے علاوہ اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ خون کو خون سے نہیں دھویا جاسکتا۔

آج پوری پاکستانی قوم ہی نہیں ملت اسلامیہ کی نظریں ان مذاکراتی ٹیموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر ملک دشمن طاقتیں بداعتمادی کی فضا پیدا کرنے کے لیے کاروائیاں کررہی ہے لیکن طالبان کے انکار کرنے اور حکومتی ٹیم کے ان پر یقین کر لینے سے یہ دہشت گرد اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکے۔ البتہ کراچی کے واقعہ نے جس کی ذمہ داری طالبان نے قبول کرلی ہے۔ ایک دفعہ پھر بداعتمادی کی فضا پیدا کردی ہے، قوم دونوں فریقوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ مکمل سیز فائر کی جائے تاکہ مذاکرات کی بساط قائم رہے۔

ادھر کچھ کالم نگار کچھ مخصوص ذہنیت کے حامل سیاسی اور مذہبی عناصر غیر ذمہ دارانہ بیانات کے ذریعے مذاکرات کو ناکام بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ طرفین کو انھیں امن دشمن سمجھنا چاہیے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ حکومت ایسے اشتعال انگیز بیانات پر پابندی عائد کرے۔ وہ جماعت جو اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں ان کے خلاف آپریشن نہ کرسکی آج اس کے خام ذہن رہنما اور سابق وزیر آپریشن سے کم بات ہی نہیں کرتے۔ ایک اور مذہبی جماعت جس کے بارے میں پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں سپریم کورٹ میں رپورٹ پیش کرچکی ہیں کہ وہ دہشت گردی میں ملوث ہے اس کے علماء بھی آپریشن سے کم پر بریک نہیں لگاتے، وہ ذرا اپنی تنظیم کے بارے میں بھی فتویٰ صادر فرمائیں کہ ان کے خلاف کیا ہونا چاہیے؟

الحمدللہ حکومتی ٹیم کے اراکین بھی بڑے حوصلہ مند، مدبر اور فہم وفراست سے کام لے رہے ہیں اور طالبان کی ٹیم بھی اعتماد سے مذاکرات کی میز پر آئی ہے۔ پوری ملت اسلامیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، اللہ کرے وطن عزیز میں امن کی بہار آجائے اور ہم سب مل کر مشترکہ دشمن کا خاتمہ کریں۔ وطن عزیز کی بقا اور خوشحالی کی خاطر اپنے رب کو راضی کرنے کی نیت سے مذاکرات کا آغاز کریں گے تو اللہ تعالیٰ یقیناً آسانیاں پیدا کرے گا نتیجہ خیز مذاکرات میں اگر تھوڑا وقت بھی لگ جائے تو طرفین کو حوصلے بلند اور اللہ کی رحمت پر پورا بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ وطن عزیز اور پوری اُمت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کو امن وسکون سے زندگی بسر کرنے کا موقع دے۔ آمین

☆......☆......☆

روپڑی خاندان ایک نظر میں

پروفیسر محمد عبداللہ کلیم ایم اے

دنیا میں لاتعداد انسان جنم لے چکے ہیں جو اپنے مزاج طبائع اور سوچ وفکر کے لحاظ سے مختلف ہوئے اور ہیں۔ ان میں بعض خوش نصیب ایسی ہستیاں اور نفوس ظہور پذیر ہوئے جن کو رب ذوالجلال اور خالق کائنات نے اپنے دین حنیف کی سربلندی اور اس عالم آب وگل پر اپنی تعلیمات کا سکہ جمانے کے لیے منتخب کیا۔ ان میں ایک بلند بخت وہ خاندان بھی ہے جو آفاق عالم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے دنیا کو منور کرنے کے لیے منصۂ شہود ہوا اور خاندان روپڑی کے نام سے معروف ومشہور ہوا۔ جنھوں نے چار دانگ عالم میں قرآن وحدیث کے تحفظ اور توسیع واشاعت کے سلسلہ میں فتاووں، وعظوں اور مناظروں سے دھوم مچادی۔ اس خاندان کے بانی (Founder) ہونے کا شرف امام العصر محدث دوراں شیخ الحدیث حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کو حاصل ہوا۔ معروف کا شماران علمائے کرام میں امتیازی حیثیت سے لیا جاتا ہے جن کو سعودی حکومت کے فرمانروا شاہ عبدالعزیزؒ کے ہاں قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی تعلیمات اور تحقیق کے سلسلہ میں برصغیر سے شاہی مہمان بننے کا شرف حاصل ہوا۔

یہ خانوادہ قرآن وحدیث کے تحفظ اور اشاعت کے لیے بغیر کسی خوف وہراس اور طمع داری کے مسلک اہلحدیث کی آبیاری کرتا رہا ہے اور اب بھی کر رہا ہے۔ خالص قرآن وحدیث کی شمع روشن کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے، میرا گمان غالب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو حفاظت حدیث، توسیع واشاعت، حدیث پاک کے مطابق عملی زندگی (pracktical Life) بسر کرنے اور ہر خاص وعام کو حدیث نبویؐ کے مطابق زندگی گزارنے کے صلہ میں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت الفردوس میں قرب نصیب کرے گا اور ہم جلیس بنائے گا۔

امام العصر حضرت محدث روپڑیؒ نے علمی تحقیقی، محققانہ فتووں سے مسلک اہلحدیث پر حملہ آور ہونے والے باطل نظریات وخیالات کا منہ توڑ جواب دیا اور قرآن وحدیث کی منشاء ایزدی کے مطابق صحیح اور درست، محققانہ، مدلل انداز سے جوابات دے کر قرآن وحدیث کی ضیاپاشیوں کا حق ادا کردیا۔ محدث دوراں کے علم کی عرب وعجم میں دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کی تحقیق اور دلائل وبراہین پر کوئی بھی انگشت نمائی کی جرأت نہ کرسکا اور اگر کی تو ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

روپڑی خاندان کی ثقاہت، فقاہت، بے بدل اور ٹھوس مسلکی تحقیق وراہنمائی کی بدولت میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ سچا اور سچا، کھرا اور ٹھوس مسلک تلاش کرنا ہے تو اس کا روپڑی خاندان امین ہے اس کی طرف رجوع ہونا چاہیے، امام العصرؒ کی تصنیفات کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ میں نے تو مختصراً ان کی حدیثی خدمات اور دینی سرگرمیوں کی روشنی کی طرف اشارہ کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

1959ء میں جامع مسجد قدس اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں امام العصرؒ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دبلی پتلی، نحیف، خدارسیدہ، شب بیدار شخصیت، زہد وتقویٰ کے کہسار اور بحر علم کے دیدار سے قلب وجگر منور ہوا اس وقت ان کے دفتر کی سادگی مگر علم وعمل کی شعاعیں عجیب اور دلکش بہار کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ ایک چھوٹا سا، سادہ کمرہ اور کتابوں کے انبار میں علمی ضیاپاشیوں سے بقعہ عالم کو منور کرنے والی شخصیت (Personality) علمی، تحقیقی اور محققانہ فتاویٰ نویسی میں معروف نظر آئی۔ کم خوردن، کم گفتن، کم خفتن اس عظیم شخصیت کا شعار تھا۔

مرحوم محدث روپڑیؒ حدیث پاک کی عملی تصویر تھے۔ اس دور کے خطیب بے مثال، جادو اثر اور شیریں بیان واعظ حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ کی بھی وہاں زیارت نصیب ہوئی۔ خطیب ذی شان سادہ کپڑوں میں ملبوس دفتر کے سامنے کوریڈور میں سادہ سی چٹائی پر جلوہ افروز تھے۔ میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ الحدیث، شیریں بیان خطیب حضرت مولانا محمد اسماعیل حلیمؒ نے حافظ صاحبؒ سے تعارف کرایا۔ حافظ صاحبؒ نے بڑے پیار، خندہ پیشانی اور محبت وشفقت بھرے انداز سے بغلگیر کیا اور ترقی علم وعمل کی دعا دی جو رب ذوالجلال نے قبول فرمائی۔

وہیں شاہسوار مناظرہ، شیر جرار حضرت حافظ عبدالقادر روپڑیؒ سے بھی شرف ملاقات نصیب ہوا۔ یہ وہ دور تھا جب مناظر اسلام کا شہرہ عروج پر تھا، آپ اپنے ہمدرد چچا محدث دوراں حافظ عبداللہ روپڑیؒ کے جلو میں اور حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ کی رفاقت میں مناظروں کی فتوحات سے آراستہ تھے۔ ان دنوں جامع مسجد القدس اہلحدیث کا دفتر بہت سادہ مگر اخلاص، زہد وتقویٰ، تقاریر وتصانیف، وعظ ونصیحت اور مناظروں کا مرکز تھا ان تینوں مرحومین روپڑی حضرات کے مسلک میں قرآن وحدیث کی توسیع واشاعت اور تحفظ مسلک اہلحدیث کے پھریرے لہرا رہے تھے۔ سعودی عرب اور بیرون ممالک میں ان کی قابلیت اور اہلیت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ شرک

وبدعت کی روک تھام اور حدیث پاک کی بالادستی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ملک کے کسی بھی کونے میں مسلک کے خلاف آواز سر بلند ہوتی تو اس مہم کو سر کرنے کیلئے آپ کی مسلکی حمیت جوش مارتی اور دور دراز کا سفر طے کر کے فوراً موقع پر تشریف لے جاتے تھے۔ ان سفروں میں کبھی کبھی خطیب پاکستان شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل حلیم بھی ان کے ہمراہ ہوتے تھے۔

1968ء میں راقم الحروف نے بی اے پاس کیا تو میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل حلیم کی گزارش پر حافظ صاحب نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں شعبہ اسلامیات میں داخل کرایا۔ رہائش کے لیے حافظ صاحب" نے جامع مسجد القدس میں جگہ دی اور مجھے بچوں کو ناظرہ پڑھانے پر مامور کیا۔ میں تقریباً دو ماہ جامع قدس میں ٹھہرا، اس کے بعد چاہ میراں خورد لاہور میں ایک چھوٹی سی نو تعمیر شدہ مسجد میں خطبہ جمعہ اور صبح کے درس پر مامور کیا۔ آخری دنوں جب حافظ صاحب" بیمار تھے، میں ان کی بیمار پرسی کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اب آپ دفتر میں کم آتے ہیں میں نے عرض کی کہ محترم اور میرے مشفق قائد صرف مصروفیات سد راہ بنتی ہیں ورنہ آپ کے احسانات مجھے ہر روز شرف زیارت کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ میں تو آپ کا صدقہ جاریہ ہوں، اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو آپ کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین

1969ء میں جب پنجاب یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم تھا تو حافظ محمد جاوید روپڑی کے ساتھ ان کے پریس پر ملاقات ہوئی تھی۔ اُن کی ملاقات سے محدث دوراں کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ حافظ صاحب مرحوم بہت خوش مزاج، ملنسار اور محبت وخلوص کے پیکر تھے۔ علمائے کرام کے قدر دان اور احباب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے، ان کے وصال سے روپڑی خاندان کا ایک دور مکمل ہوتا ہے۔ ان کی رحلت سے روپڑی خاندان کو خصوصاً اور عوام کو عموماً دکھ ہوا ہے، اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ دنوں تقریب بخاری کے موقع پر حافظ عبدالقادر روپڑی کی ہم شکل شخصیت جناب مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی مدظلہ اللہ کو اپنے گاؤں چک نمبر 4/G-D تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں حافظ عبدالقادر روپڑی کی یاد تازہ کرنے کے لیے دعوت شرکت دی تھی۔ انھوں نے کمال مہربانی سے دعوت قبول فرمائی اور گاؤں پہنچے۔ پورا مجمع بڑے ذوق شوق سے آپ کی زیارت کے لیے اُمڈ پڑا۔ ہم نے حافظ صاحب کو وہ جگہ دکھائی جہاں غالباً 1940ء میں مولوی محمد عمر اچھروی اور حافظ عبدالقادر روپڑی کے درمیان مشہور مناظرہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اہلحدیثوں کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا تھا۔ اب ان کی جانشینی صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی کے حصہ میں ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عبدالوحید روپڑی کو مرحومین کی سعی جمیلہ کو روشن رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف نے روپڑی خاندان کی خدمات کے سلسلہ میں مرحومین کی دینی خدمات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں نے ان کی مدح سرائی کر کے خوشامد کا پارٹ ادا کیا ہے۔ بلکہ ایسے دینی علمی اور دین کے خادموں کی خوبیوں اور کارناموں کو اُجاگر کرنا بھی دین اسلام کی خدمت ہے بلکہ ہمارا یہ اخلاقی فریضہ بنتا ہے کہ ایسے نیک لوگوں کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کر کے موجودہ اور آئندہ نسلوں کے دلوں میں ولولہ اور جذبہ پیدا کیا جائے۔ تاکہ ان کے نقوش پا پر گامزن ہو کر وہ اپنے مستقبل کو روشن کر سکیں اور دین اسلام کی احسن انداز میں خدمت کر سکیں۔ ہمارے بعض اہلحدیثوں میں ایسی وسعت قلبی کا فقدان محسوس ہوتا ہے جبکہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے سعی کرنے والوں کی محنت، کوشش اور جدوجہد کا اعتراف ان کا حق ہے جن سے چشم پوشی کرنا کفران نعمت ہے، جس سے جماعتوں کے اندر تفریق اور انتشار کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

حافظ محمد جاوید روپڑی کے سانحہ ارتحال کے صدمے نے مجھے مندرجہ بالا حروف لکھنے پر مجبور کیا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین) خاندان روپڑیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حافظ عبدالرحمٰن مدنی اور ڈاکٹر محمد حسن کی خدمات سے بھی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کیونکہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی سلفی نظریہ کے محافظ اور علمبردار ہیں جبکہ مدنی صاحبان جدید نظریات کے مقابلہ میں سینہ سپر ہیں۔ اللہ تعالیٰ روپڑی خاندان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور تاابدی تبلیغی، تعلیمی، تدریسی محدثانہ، مناظرانہ اور تصنیفی جدوجہد جاری رہے۔ آمین ثم آمین

علوم اسلامیہ کے فاضل خطیب کو امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینے کیلئے لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں جگہ کی تلاش ہے۔ خواہش مند حضرات رابطہ کر سکتے ہیں۔
(منجانب: حافظ محمد بلال ربانی مرکز ختم نبوت سلفیہ ڈسکہ
0322-7290128-0300-6109870)

جماعتی خبریں

جماعت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ کے عہدیداران کا تنظیمی اجلاس

مورخہ 09-02-2014ء بروز اتوار جماعت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ کے عہدیداران کا تنظیمی اجلاس مرکز الدعوۃ السلفیہ حجرہ شاہ مقیم میں امیر ضلع اوکاڑہ حافظ خبیب حسن بھٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں باہمی مشاورت سے تحصیل دیپالپور کے عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا محمد اکرم خطیب جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث حویلی روڈ حجرہ شاہ مقیم کو سرپرست اعلیٰ اور قاری محمد حسین خطیب مرکز الدعوۃ السلفیہ امداد کالونی حجرہ شاہ مقیم کو امیر اور مولانا عتیق اللہ اظہر نبی آبادی راجووال خطیب بھوکن اتاری کو ناظم اعلیٰ تحصیل دیپالپور اور حافظ اسرار الحق ربانی خطیب جامع مسجد تقویٰ اہلحدیث جھجھ کلاں کو ناظم تبلیغ ضلع اوکاڑہ منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں ان عہدیداران کا چناؤ نہایت خوش اسلوبی سے ہوا۔ باقی عہدیداران کا انتخاب اور مزید تنظیمی ڈھانچے کو آگے بڑھانے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مختلف شہروں میں اجلاس بلا کر باقی عہدیداران کا انتخاب کیا جائے گا۔ امیر محترم کے ساتھ آنے والے حافظ شہادت اللہ وٹو نے بھی شرکت کی۔

اجلاس کے آخر میں شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی کی خدمات جلیلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور ناظم تبلیغ اوکاڑہ مولانا عبداللطیف کے بھائی مولانا عبدالحمید کے لیے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین [دعا گو: مولانا عتیق اللہ اظہر نبی آبادی راجووال ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث تحصیل دیپالپور]

پریس ریلیز

گوجرانوالہ ( ) جماعت اہلحدیث پنجاب کے رہنماؤں میاں محمد سلیم شاہد اور مولانا محمد سلیمان شاکر نے کہا ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کی ہر قدم پہ رہنمائی کرتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کی آڑ میں بے حیائی کا فروغ شہدائے قیام پاکستان کے خون سے غداری ہے۔ نوجوان نسل ان مغربی حیاباختہ لوگوں سے محبت سیکھنے میں گمراہ ہے جن کے کتے تو ان کے ساتھ بیڈ رومز میں سوتے ہیں مگر ان کے بوڑھے والدین اولڈ ہوم سنٹرز میں، ایسے لوگ ہمیں محبت کیا سکھائیں گے۔ ہم سب کو مل کے دشمنان اسلام کے اس پراپیگنڈہ کو ناکام بنانا ہونا گا۔ جماعت اہلحدیث انتظامیہ سے درخواست کرتی ہے کہ 14 فروری کو ویلنٹائن ڈے کے نام پہ ہونے والی بے حیائی کا ازخود نوٹس لے۔

[حافظ عبدالقدیر بٹ سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پنجاب]

ایک مکتوب شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب امیر جماعت اہلحدیث پاکستان کے نام

محترم شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب السلام علیکم!

مولانا حافظ محمد جاوید روپڑی کی وفات کا پڑھ کر نہایت افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلاشبہ ان کی موت جماعت اہلحدیث اور خاندان روپڑیہ کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ حافظ محمد جاوید روپڑیؒ حضرت محدث روپڑیؒ کی نشانی تھے اور اپنی خاندانی روایات کے امین تھے۔ جامع مسجد القدس میں کئی باران کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ مرحوم کی دینی خدمات لائق تحسین ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔ راقم الحروف آپ اور آپ کے خاندان اور حافظ عبدالوہاب روپڑی سے دلی رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

والسلام

محمد رمضان یوسف سلفی، نمائندہ جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان

چوہدری حاجی محمد علی وفات پا گئے

مسلک اہلحدیث کے ساتھ دل وجان سے محبت کرنے والے چوہدری حاجی محمد علی اور اُن کے ایک عزیز ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دن رات دعوت وتبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا محمد اسماعیل ساجد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی ہم مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور تمام قارئین کرام اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کی بخشش ومغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں۔

[منجانب: ادارہ تبلیغ الاسلام جام پور 0333-8556472]

تصحیح

31 جنوری تا 7 فروری کے شمارہ نمبر 4 میں ڈاکٹر مسعود ثاقب گوجر بن مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ کا مضمون ''حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی یاد میں'' شائع ہوا تھا۔ جس میں صفحہ نمبر 14 پر پہلے کالم کی آخری لائن میں مولانا خیر محمد کی بجائے مولانا محمد علی لکھا گیا اور دوسری کالم کی لائن نمبر 19 میں منظور آباد کی بجائے مظفر آباد لکھا گیا ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔ [ادارہ]

مبارکباد

مولانا عبدالرزاق عابد کو امیر ضلع فیصل آباد اور حافظ خالد محمود انصاری کو ناظم اعلیٰ ضلع فیصل آباد نامزد ہونے اور اپنے رفقاء سمیت جماعت اہلحدیث میں شمولیت اختیار کرنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب جماعت کو خلوص نیت سے خدمت اسلام میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

[منجانب: جماعت اہلحدیث لاہور]

تبلیغی واصلاحی
اجتماعات

مولانا **عبدالرزاق عابد** صاحب
امیر جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد

حاجی **عبدالجلیل** صاحب
سرپرست جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد

حافظ **خالد محمود انصاری** صاحب
ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد

شیخ **عبدالحفیظ سبحانی** صاحب
نائب ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث فیصل آباد

14 فروری بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب
جامع مسجد مبارک اہلحدیث مین بازار لیسن آباد

21 فروری بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب
جامع مسجد سبحانی اہلحدیث گلی نمبر 5 رضا آباد

28 فروری بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب
جامع مسجد یحییٰ رحمانیہ اہلحدیث غوثیہ پارک سدھوپورہ

محترم جناب، حضرت مولانا
حضرت مولانا **محمد سردار عابد** صاحب

محترم جناب، حضرت مولانا
عبدالواحد دانش صاحب

محترم جناب، حضرت مولانا
محمد بلال مدنی صاحب
ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث فیصل آباد

7 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب
جامع مسجد نور حسن اہلحدیث H بلاک علامہ اقبال کالونی

14 مارچ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد الوہاب
اہلحدیث مہندی محلہ

21 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب
جامع مسجد محمد اہلحدیث محمدی کالونی بیس لائن جھمرہ روڈ

محترم جناب، حضرت مولانا
محمد عمران شریف اللہ آبادی

محترم جناب، حضرت مولانا
محمد عمر سلفی صاحب

محترم جناب، حضرت مولانا
محمد داود ارشد صاحب
نائب امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ
اہل اسلام سے شرکت کی پُرزور اپیل ہے

منجانب: مزمل نوید ناظم نشر واشاعت جماعت اہلحدیث فیصل آباد

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL.E.HADITH
C.P.L-104 فون مدیر اعلیٰ 042-36581025 فون مدیر مسئول 042-35854010 تنظیم اہلحدیث

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1914ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) درس نظامی (3) وفاق المدارس السلفیہ (4) دارالافتاء (5) تصنیف وتالیف (6) فن مناظرہ (7) دعوت والارشاد (8) کمپیوٹر لیب (9) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

وظائف: ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 87 لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب۔ حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور 0300-9476230/042-37656730